پھوڑے، پھنسی سے نکلنے والے پانی کی پاکی اور ناپاکی کے متعلق تفصیل

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جسم میں پھوڑا یا پھنسی ہو گئی ہو اور اس سے خون، پانی یا پیپ نکلے تو کیا وہ ناپاک ہوگی، میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ "جس خون میں بہنے کی صلاحیت ہو وہ ناپاک ہے" ایک شخص کے چہرے پر دانے ہیں، اس سے پانی نہیں بہتا لیکن وضو کرتے وقت جب چہرے پر پانی بہاتا ہے تو پھوڑے سے تھوڑے خون والی پیپ اس پانی میں ملکر بہتی ہے، کیا اس صورت میں بھی وہ خون ناپاک ہوگا حالانکہ اس میں خود بہنے کی صلاحیت نہیں تھی، وضو کے پانی سے مل کر بہا ہے؟ اس حوالے سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں چہرے کے دانوں سے جو پانی نکلے اگر وہ خود بہنے کے قابل ہے تو یہ پانی ناپاک بھی ہے اور لباس یا بدن پر لگے گا تو لباس یا بدن بھی ناپاک ہو جائے گا اور اگر یہ پیپ والا پانی خود بہنے کے قابل نہیں بلکہ صرف ظاہر ہوتا ہے یا فقط ابھر آتا ہے مگر بہہ نہیں سکتا یا فقط چپچپاہٹ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے تو یہ پانی ناپاک نہیں ہے، اگرچہ وضو کے پانی سے ڈھل کر بہتا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقہائے کرام نے اصول بیان کیا ہے کہ زخم سے نکلنے والا خون، پیپ یا پانی اسی وقت ناپاک ہوتا ہے جبکہ وہ بذات خود بہنے کے قابل ہو، اگر اس میں بہنے کی صلاحیت نہیں تو وہ پاک ہے اگرچہ صاف پانی لگنے سے بہہ جاتا ہو کہ اس کا اعتبار نہیں ہے۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے "(و) کل (ما لیس بحدث)۔۔۔ کقیئ قلیل ودم لو ترک لم یسل (لیس بنجس)" یعنی ہر وہ چیز جو حدث نہ ہو وہ نجس بھی نہیں جیسا کہ تھوڑی سی قے جو منہ بھر نہ ہو اور وہ خون کہ جسے چھوڑ دیا جائے تو وہ نہ بہے۔

(لیس بنجس) کے تحت ردالمحتار میں ہے "ای لا یعرض لہ وصف النجاسۃ بسبب خروجہ" ترجمہ: یعنی ان اشیاء کے نکلنے کے سبب نجاست کا وصف انہیں لاحق نہیں ہوتا، لہذا یہ نجس بھی نہیں۔ (تنویر الابصار مع در مختار و رد المحتار، جلد 1، صفحہ 294، طبع: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "الواجب ان تکون فی نفسہ قوۃ التجاوز من محلہ لا ان یمسہ شیئ فیلتصق بہ وھذا اظھر من ان یظھر" ترجمہ: ضروری ہے کہ خون وغیرہ میں بذات خود اپنی جگہ سے تجاوز کرنے کی صلاحیت ہو نہ کہ کوئی چیز اس سے ملے اور خون اس سے چپک جائے اور یہ قید اتنی واضح ہے کہ اسے ظاہر کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 378، طبع: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اسی طرح فتاوی رضویہ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں: "اگر خارش کے دانوں پر کپڑا مختلف جگہ سے بار بار لگا اور دانوں کے منہ پر جو چپک پیدا ہوتی ہے جس میں خود باہر آنے اور بہنے کی قوت نہیں ہوتی اگر دیر گزرے تو وہ وہاں کی وہیں رہے گی اُس چپک سے سارا کپڑا ابھر گیا ناپاک نہ ہوگا، یہی حالت خون کی ہے جبکہ اُس میں قوتِ سیلان نہ ہو یعنی ظنِ غالب سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑا نہ لگتا اور اُس کا راستہ کھُلا رہتا جب بھی وہ باہر نہ آتا اپنی جگہ ہی پر رہتا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 370، 371، طبع: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3905

تاریخ اجراء: 08 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/05 جون 2025ء